عہد نبوی ﷺ کے مختلف کھیلوں کا تعارفی مطالعہ

An Introductory Study of Various Sports of the Holy Prophet (PBUH)'s Time

ڈاکٹر طاہرہ بتول *

ڈاکٹر ذیشان **

ABSTRACT

Sports are beneficial for mental and physical well-being of people. Sports help to strengthen bones and tone muscles. Sports teache different lessons of life, such as teamwork, accountability, self-confidence, responsibility, and self-discipline. Sports help prepare people to face the challenges of life. Sports enhance physical and mental abilities of people and help them achieve the goals of their life. By indulging in sports, people can get the best exercises, which help maintain their overall fitness.Islam and sport are quite complimentary. Playing sport in Islam is not only permissible but religious obligation provided they are carried out according to the general guidelines of Islam called ,,shariath''. Playing sport is not against the spirit of Islam unless it violates rules of Shariah .

Further Islam approves only such sport which involves mutual love, respect and cooperation and prohibits sport which involves hatred, grudge and animosity. Sport activities in which Prophet (PBUH) himself took part are walking, running, wrestling, swimming, archery, spear throwing, horse riding and camel racing. our beloved Prophet recommended and encouraged sports such as swimming, shooting, horse riding, running (athletics) and wrestling, and even they were engaged in them .Holy Prophet (PBUH) urged people to practice it

The purpose of this research is to make people aware of the legitimate and illegitimate sports of the Holy Prophet's time.The importance of the research is to address the most important games and their importance in the life of people according to teaching of Holy Prophet (PBUH) .The problem of research is that many do not know and may move away from the practice of games in the belief that its practice is not consistent with the teachings of the Islamic religion.in order to gain strength,people need to play some sports and they involve in Sunnah sports

Keywords: *Sport, Commerce, walking, running, wrestling, swimming.*

* لیکچرر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، کوہاٹ یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی۔

** لیکچرر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، کوہاٹ یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی۔

تمہید

کسی قاعدے کے مطابق جسمانی ورزش کے لیے کرنے والے عمل کو کھیل کود کہتے ہیں۔ اسلام میں پاک اور بامقصد کھیل کود کو جائز قرار دیا گیا ہے۔ اسلام میں ایسے کھیلوں کی ترغیب دی گئی ہے جس سے جسمانی قوت حاصل ہو کیونکہ دشمن سے مقابلے کے لیے اپنی طاقت بھر قوت کی تیاری کرنے کا حکم دیا گیا ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے اس کے بارے میں قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ[1]

ترجمہ: اور ان سے لڑنے کے لیے جو کچھ قوت سے اور صحت مند گھوڑوں سے جمع کر سکو سو تیار رکھو

اللہ تعالی نے اپنے نیک بندے طالوت کو بنی اسرائیل میں بادشاہ بنا کر مبعوث فرمایا تو انھیں علم کے ساتھ جسمانی قوت بھی عطا فرمائی، ارشاد الٰہی ہے:

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفَاهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهُ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ[2]

ترجمہ: بے شک اللہ نے اسے تم پر پسند فرمایا ہے اور اسے علم اور جسم میں زیادہ فراخی دی ہے

نبی کریم ﷺ نے جسمانی طور پر طاقتور اور مضبوط مومن کی تعریف فرمائی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ[3]

ترجمہ: طاقتور مومن اللہ تعالیٰ کے نزدیک کمزور مومن سے بہتر اور پیارا ہے

کھیل کے اصول

کھیل کے دوران مندرجہ ذیل اصولوں کا خیال رکھنا چاہیے:

1۔ نیت

کھیل نیک نیتوں کی بنیاد پر کھیلے جائیں، کیونکہ تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ اگر انسان اچھی نیت سے کھیل کود کا عمل کرے تو ایسا کھیل اس کے لئے باعث ثواب ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”مباح عمل میں بھی اگر اللہ کی رضا شامل ہو تو ایسا عمل اطاعت میں شامل ہو جاتا ہے، اور اس پر صاحب عمل کو اجر و ثواب ملتا ہے“[4]

2۔ ستر

مرد اور عورت کے لیے جسم کے مخصوص حصوں کو ایک دوسرے سے چھپانا ضروری ہے، اسلام میں عورت کا مردوں سے پردہ کرنا ضروری ہے، اللہ تعالی بھی پردے کو پسند فرماتے ہیں، لہذا عورت کو چاہیے کہ کھیل کے میدان میں پردے کا اہتمام کرے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَیَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰی جُیُوْبِهِنَّ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْٓ اَخَوَاتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُهُنَّ اَوِ التَّابِعِیْنَ غَیْرِ اُولِی الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِیْنَ لَمْ یَظْهَرُوْا عَلٰی عَوْرَاتِ النِّسَآءِ وَلَا یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِیُعْلَمَ مَا یُخْفِیْنَ مِنْ زِیْنَتِهِنَّ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِیْعًا اَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ [5]

ترجمہ: ”اور ایمان والیوں سے کہہ دو کہ اپنی نگاہ نیچی رکھیں اور اپنی عصمت کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر جو جگہ اس میں سے کھلی رہتی ہے، اور اپنے دوپٹے اپنے سینوں پر ڈالے رکھیں، اور اپنی زینت ظاہر نہ کریں مگر اپنے خاوندوں پر یا اپنے باپ یا خاوند کے باپ یا اپنے بیٹوں یا خاوند کے بیٹوں یا اپنے بھائیوں یا بھتیجوں یا بھانجوں پر یا اپنی عورتوں پر یا اپنے غلاموں پر یا ان خدمت گاروں پر جنہیں عورت کی حاجت نہیں یا ان لڑکوں پر جو عورتوں کی پردہ کی چیزوں سے واقف نہیں، اور اپنے پاؤں زمین پر زور سے نہ ماریں کہ ان کا مخفی زیور معلوم ہو جائے، اور اے مسلمانو! تم سب اللہ کے سامنے توبہ کرو تاکہ تم نجات پاؤ“۔

3-دوستی ودشمنی کامعیار

کھیل میں ہار جیت ضروری ہے اس لئے کھیل کے مقابلوں میں ہار جیت کی بنیاد پر دوستی اور دشمنی کا معیار قائم نہیں کرنا چاہئے۔ اسلام میں دوستی اور دشمنی صرف اللہ کے لیے ہو، ارشاد باری تعالی ہے:

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ [6]

ترجمہ: ”اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہیں“۔

4-کھیل یا ورزش سے کوئی خطرہ لاحق نہ ہو

اگر کھیل سے کھیلنے والے کو یا کسی اور شخص کو کوئی نقصان پہنچنے کا ڈر ہو تو ایسا کھیل نہیں کھیلنا چاہیئے، کیونکہ کھیل کا

مقصد بغیر ایذا رسانی، تکلیف اور نقصان کے جسمانی ورزش کرنا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ [7]

ترجمہ: "اور اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالو"۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ [8]

ترجمہ: "نہ کسی کو نقصان دو اور نہ ہی خود نقصان اٹھاؤ"۔

5۔ کھیل میں مردوزن کے اختلاط سے اجتناب

ایسے کھیل نہیں کھلنے چاہیئے جن میں مرد اور عورتوں کا اختلاط ہو۔ مرد اور عورت کو ایک ساتھ کھیل نہیں کھیلنے چاہیئے۔

۶۔ حرام کمائی سے اجتناب

اس قسم کے کھیل نہیں کھیلنے چاہیئے جن کے ذریعہ سے حرام کمائی حاصل ہو رہی ہو۔ عصر حاضر کے اکثر کھیلوں میں جوا اور سٹہ عام رواج ہے، لہذا جس کھیل میں سٹہ بازی ہو وہ کھیل، اس کے کھیلنے والے، اور ناظرین سب حرام کام میں شریک ہوں گے۔ اس لئے اس قسم کے کھیلوں سے اجتناب کیا جائے۔

۷۔ انسان اور حیوانات کو تکلیف میں نہ ڈالنا

اس قسم کے کھیل نہیں کھیلنے چاہیئے جو انسانوں یا حیوانات کے لئے تکلیف کا باعث ہو۔ مثال کے طور پر نشانہ بازی، نیزہ بازی اور تیز اندازی کے دوران پرندوں کو مشق کے طور پر نشانہ بنانا، اسی طرح مرغوں کی لڑائی کرائی جاتی ہے۔ کھیل کے طور پر پرندوں یا جانوروں کو باہم ٹکر بازی کے لیے آمادہ کرنا یہ سب کھیل حرام کام میں شامل ہیں۔

۸۔ لباس

کھلاڑی کھیل کے دوران ایسا لباس پہنے جس سے اس کے جسم کے وہ حصے چھپ جائے جن کا چھپانا اس پر واجب ہے، یعنی مرد کے لیے ناف سے لے کر گھٹنے تک اور عورت کے لیے ہتھیلی اور چہرہ کو چھوڑ کر پورا جسم ستر میں شامل ہے، کھلاڑی کا لباس اتنا باریک اور چست بھی نہ ہو کہ جسم کے اعضا نمایاں ہوں۔ کھلاڑی کو ایسا لباس نہیں پہنا چاہیئے جس کا تعلق غیر اسلامی شعار سے ہو۔ کھلاڑی کے لباس میں کفّار کے ساتھ ایسی مشابہت نہ ہو کہ اس لباس کو دیکھنے سے کوئی خاص قوم سمجھ میں آتی ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا[9]

ترجمہ: "وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے غیروں سے مشابہت اختیار کرے"۔

9۔ کھیل کا مقصد امت مسلمہ کا فائدہ

کھیل کا مقصد امت کا فائدہ ہونا چاہیئے، ورنہ ہر وہ کھیل جس سے امت کا کوئی مفاد وابستہ نہ ہو فائدے سے خالی ہے۔ اگر کسی چیز کا فائدہ نہیں ہے تو وہ بے کار ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَاعِبِينَ[10]

ترجمہ: "اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان میں ہے ان کو کھیلتے ہوئے نہیں بنایا"۔

کھیلوں کی اقسام

1۔ مستحب کھیل

مستحب کھیلوں میں تیر اندازی، تیراکی، گھڑ سواری اور دوڑ شامل ہیں۔

2۔ مکروہ کھیل

ہر وہ بے فائدہ کھیل جس میں وقت کا ضیاع ہو اور جس کی وجہ سے عبادات میں غفلت پیدا ہوتی ہو مکروہ کھیل میں شامل ہے۔ جیسے پرندوں سے کھیلنا مکروہ کھیل ہے کیونکہ اس سے وقت کا ضیاع ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو ایک کبوتر کا پیچھا کر رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا:

شَيْطَانٌ يَتْبَعُ شَيْطَانًا[11]

ترجمہ: "ایک شیطان ہے جو شیطان کا پیچھا کر رہا ہے"۔

3۔ حرام کھیل

حرام کھیلوں میں جوا، سٹہ، آزادنہ کشتی، مکہ بازی (باکسنگ) مرغ کو آپس میں مقابلہ بازی پر آمادہ کرنا اور جانوروں کو ٹکر بازی پر اکسانا شامل ہے۔ یہ کھیل اس لئے حرام ہیں کیونکہ ان کھیلوں میں انسان اور حیوان کو نقصان پہنچتا ہے۔ اگر باکسنگ اور کشتی میں دونوں فریقین کو کسی نقصان کا خدشہ نہ ہو تو پھر یہ دونوں کھیل مباح کھیلوں میں شامل ہے۔ نبی کریم ﷺ نے زمانہ جاہلیت کے مشہور پہلوان رکانہ کے ساتھ کشتی لڑی اور آپ ﷺ اس پر غالب آئے۔

4۔ پیشہ ورانہ کھیل

پیشہ ورانہ کھیل میں وہ کھیل شامل ہیں جو کوئی شخص کسب معاش کے حصول کے لیے مستقل طور پر اور منظم انداز میں کھیلتا ہے، اور اسی کھیل پر ہی اس کی کمائی کا انحصار ہوتا ہے۔ معاصر علماء کے اس سلسلے میں تین مختلف اقوال ہیں:

پہلا قول: اس طرح کے کھیل مطلق حرام ہے

دوسرا قول: پیشہ ورانہ کھیل جائز لیکن مکروہ ہے

تیسرا قول: یہ کھیل چند شرائط واصول کی بنیاد پر جائز ہے۔[12]

عہد نبوی ﷺ کے مختلف کھیل

عہد نبوی ﷺ میں متعدد اقسام کے کھیل کود کا پتا چلتا ہے۔ ان میں سے کچھ حربی کھیل ہیں جو صرف مرد حضرات کھیلتے تھے بچوں کے لیے الگ مردانہ قسم کے کھیل کود تھے اسی طرح معصوم بچیوں اور لڑکیوں کے خاص نسوانی کھیلوں کا ذکر بہت دلچسپ انداز میں ملتا ہے عہد نبوی ﷺ کے معروف کھیل کا ذکر درج ذیل ہے:

1۔ تیر اندازی اور نشانہ بازی

تیر اندازی اور نشانہ بازی کھیلوں میں مستحب اور پسندیدہ ہیں۔ عربوں میں تیر اندازی کا بہت رواج تھا۔ عرب تیر اندازی کو بطور تفریحی مشغلہ اور کھیل کے طور پر اختیار کیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے نشانہ بازی کے احادیث میں فضائل بیان کیے ہیں اور اس کے سیکھنے کو اجر وثواب کا باعث قرار دیا۔ تیر اندازی جائز ہے لیکن آپ ﷺ نے پرندوں اور جانوروں پر تیر اندازی کی مشق کرنا سے منع فرمایا ہے۔ ایک دفعہ آپ ﷺ نے قبیلہ بنو اسلم کے کچھ لوگوں کو تیر اندازی کرتے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ نے انہیں فرمایا:

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْمُوا بَنِي إِسْمَاعِيلَ فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا ارْمُوا وَأَنَا مَعَ بَنِي فُلَانٍ قَالَ فَأَمْسَكَ أَحَدُ الْفَرِيقَيْنِ بِأَيْدِيهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكُمْ لَا تَرْمُونَ قَالُوا كَيْفَ نَرْمِي وَأَنْتَ مَعَهُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْمُوا فَأَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ[13]

ترجمہ: "آپ ﷺ نے ان کو بنو اسماعیل قرار دے کر فرمایا کہ تمہارے جد امجد بھی تیر انداز لہذا تم تیر اندازی کرتے رہو اور میں بھی بنو فلاں کے ساتھ ہوں دوسرے فریق نے تیر چلانے سے ہاتھ روک لیے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم کو کیا ہو گیا ہے تم تیر کیوں نہیں چلاتے انہوں نے عرض کیا کہ ہم تیر کیسے چلائیں کہ آپ ﷺ تو ان کے ساتھ ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم بھی تیر چلاؤ اور میں تم سب کے ساتھ

ہوں"۔

ایک اور جگہ پر آپ ﷺ نے فرمایا:

أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ[14]

ترجمہ: "سنو! طاقت تیر اندازی ہے"۔

آپ ﷺ نے تیر اندازی کے فوائد بیان کرتے ہوئے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةَ صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِي صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِيَ بِهِ وَمُنْبِلَهُ وَارْمُوا وَارْكَبُوا وَأَنْ تَرْمُوا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَرْكَبُوا لَيْسَ مِنْ اللَّهْوِ إِلَّا ثَلَاثٌ تَأْدِيبُ الرَّجُلِ فَرَسَهُ وَمُلَاعَبَتُهُ أَهْلَهُ وَرَمْيُهُ بِقَوْسِهِ وَنَبْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ الرَّمْيَ بَعْدَ مَا عَلِمَهُ رَغْبَةً عَنْهُ فَإِنَّهَا نِعْمَةٌ تَرَكَهَا أَوْ قَالَ كَفَرَهَا[15]

ترجمہ: "اللہ ایک تیر سے تین افراد کو جنت میں داخل کرتا ہے: ایک اس کے بنانے والے کو جو ثواب کے ارادہ سے بنائے، دوسرے اس کے چلانے والے کو، اور تیسرے اٹھا کر دینے والے کو، تم تیر اندازی کرو اور سواری کرو، اور تمہارا تیر اندازی کرنا، مجھے سواری کرنے سے زیادہ پسند ہے، لہو ولعب میں سے صرف تین طرح کا لہو ولعب جائز ہے: ایک آدمی کا اپنے گھوڑے کو ادب سکھانا، دوسرے اپنی بیوی کے ساتھ کھیل کود کرنا، تیسرے اپنے تیر کمان سے تیر اندازی کرنا اور جس نے تیر اندازی سیکھنے کے بعد اس سے بیزار ہو کر اسے چھوڑ دیا، تو یہ ایک نعمت ہے جسے اس نے چھوڑ دیا"، یا راوی نے کہا" : جس کی اس نے ناشکری کی"۔

2۔ دوڑ

صحت اور توانائی کے لئے ہلکی یا تیز دوڑ بہترین کھیل اور جسمانی ورزش ہے۔ دوڑ انسانی جسم اور دل کے لئے مفید ہے۔ دوڑ سے قبل از وقت موت کے خطرات کم ہو جاتے ہیں۔ دوڑنے کی اسی اہمیت کی وجہ سے عہد نبوی ﷺ میں صحابہ کرامؓ دوڑ لگایا کرتے تھے اور آپس میں دوڑنے کا مقابلہ بھی کرتے تھے۔ صحابہ کرامؓ دو نشانوں کے درمیان دوڑتے تھے۔ اس کے بارے میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

كل شيء ليس من ذكر الله لهو ولعب، إلا أن يكون أربعة: ملاعبة الرجل امرأته، وتأديب الرجل فرسه، ومشي الرجل بين الغرضين، وتعليم الرجل

السباحة ."ن عن جابر بن عبد الله وجابر بن عمير[16]

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ کی یاد سے تعلق نہ رکھنے والی ہر چیز لہو و لعب ہے، سوائے چار چیزوں کے: (۱) آدمی کا اپنی بیوی کے ساتھ کھیلنا (۲) اپنے گھوڑے سدھانا (۳) دو نشانوں کے درمیان پیدل دوڑنا (۴) تیراکی سیکھنا سکھانا"۔

ایک دفعہ حضرت عمر فاروق اور زبیر بن العوام میں دوڑ کا مقابلہ ہوا۔ حضرت زبیر آگے نکل گئے، تو انہوں نے فرمایا:

سبقتك ورب الكعبة[17]

ترجمہ: "رب کعبہ کی قسم میں جیت گیا"۔

پھر کچھ عرصہ بعد دوبارہ دوڑ کا مقابلہ ہوا، تو حضرت فاروق آگے نکل گئے، تو انھوں نے وہی جملہ دہرایا:

سبقتك ورب الكعبة[18]

ترجمہ: " ربِ کعبہ کی قسم میں جیت گیا"۔

ایک دفعہ آپ ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے دوڑ کا مقابلہ کیا۔ حضرت عائشہؓ فرماتیں ہیں:

أَنَّهَا كَانَتْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ قَالَتْ فَسَابَقْتُهُ فَسَبَقْتُهُ عَلَى رِجْلَيَّ فَلَمَّا حَمَلْتُ اللَّحْمَ سَابَقْتُهُ فَسَبَقَنِي فَقَالَ هَذِهِ بِتِلْكَ السَّبْقَةِ[19]

ترجمہ: "کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ کے ساتھ تھی۔ میں نے آپ سے دوڑ لگائی اور آگے نکل گئی۔ کچھ عرصہ بعد پھر ایک سفر میں، میں نے رسول اللہ سے دوڑ لگائی اب میرے جسم پر گوشت چڑھ گیا تھا تو آپ مجھ سے آگے نکل گئے اور آپ نے فرمایا یہ اس کے بدلہ میں ہے"۔

3۔ تیراکی

تیراکی ایک بہترین اور مکمل جسمانی ورزش ہے اس سے جسم کے تمام اعضا کی بھرپور حرکت ہوتی ہے۔ تیراکی ایک ایسا کھیل ہے جو جسم کی ورزش کے لیے کھیلوں میں سب سے زیادہ مفید ہے۔ تیراکی سے جسم کے تمام اعضاء کو قوت حاصل ہوتی ہے۔ سیلاب اور ندی نالے تالاب وغیرہ میں ڈوبنے کے واقعات میں تیراکی بہت مفید ہے۔ ایسے حادثاتی مواقع پر ماہر تیراک لوگوں کی جان بچانے کی کامیاب کوشش کر سکتا ہے۔ اسی طرح جنگوں میں بھی ندی نالے، تالاب اور

دریا کو عبور کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔اس لئے تیراکی کا سیکھنا بہت ضروری ہے۔مکہ و مدینہ اور اس کے آس پاس کے علاقوں میں سمندر اور نہر نہ ہونے کے باوجود آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کرامؓ کو تیراکی کی ترغیب دی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کل شيء ليس من ذكر الله لهو ولعب، إلا أن يكون أربعة: ملاعبة الرجل امرأته، وتأديب الرجل فرسه، ومشى الرجل بين الغرضين، وتعليم الرجل السباحة .[20]

ترجمہ:"اللہ تعالیٰ کی یاد سے تعلق نہ رکھنے والی ہر چیز لہو ولعب ہے، سوائے چار چیزوں کے:(۱) آدمی کا اپنی بیوی کے ساتھ کھیلنا(۲) اپنے گھوڑے سدھانا(۳) دونشانوں کے درمیان پیدل دوڑنا(۴) تیراکی سیکھنا سکھانا"۔

ایک اور مقام پہ تیراکی کی اہمیت کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

خير لهو المؤمن السباحة، وخير لهو المرأة المغزل[21]

ترجمہ:"مومن کا بہترین کھیل تیراکی ہے اور عورت کا بہترین کھیل سوت کاتنا"۔

4۔کشتی

کشتی ایک صحت مند کھیل ہے۔اس کھیل میں ورزش کا بھرپور سامان ہے۔ عہد نبوی ﷺ میں اس کھیل کا رواج تھا۔عرب کے ایک مشہور پہلوان رکانہ نے آپ ﷺ سے کشتی لڑی تھی۔

أَنَّ رُكَانَةَ صَارَعَ النَّبِيَّ – ﷺ – فَصَرَعَهُ النَّبِيُّ – ﷺ[22]

ترجمہ:"رکانہ نے رسول اللہ ﷺ سے کشتی لڑی، تو آپ ﷺ نے اس کو کشتی میں بچھاڑ دیا"۔

5۔اونٹ دوڑ

عہد نبوی ﷺ کا یہ ایک عمدہ کھیل تھا۔اس دور میں اس کھیل کا رواج تھا۔اس دور میں اونٹوں کے درمیان مقابلہ ہوتا تھا۔اونٹوں کے درمیان دوڑ اس لئے کرائی جاتی تھی کہ جہاد میں ان سے فائدہ اٹھایا جائے۔آپ ﷺ کی ایک اونٹنی عضباء تھی جو کبھی پیچھے نہیں رہتی تھی۔ایک دفعہ ایک دیہاتی اپنے اونٹ پر آیا اور اس کا اونٹ آگے نکل گیا۔یہ بات مسلمانوں کو بری لگی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

حَقٌّ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يَرْتَفِعَ شَيْءٌ مِنْ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ[23]

ترجمہ: "بے شک اللہ پر حق ہے کہ وہ دنیا میں کسی چیز کو بلند نہیں کرتا مگر اسے نیچے بھی کرتا ہے"۔

6۔ گھوڑ سواری

گھوڑ سواری عہد نبوی ﷺ کا ایک اہم کھیل تھا۔ اس کھیل سے جسم کی ورزش ہوتی تھی۔ اس کھیل سے انسان کے اندر جرآت، بہادری، بلند حوصلہ اور ہمت جیسی صفات پیدا ہوتی تھیں۔ جہاد اور سفر کے لئے یہ کھیل مفید تھا۔ آپ ﷺ نے جہاد کے لئے گھوڑا وقف کرنے کا اجر یوں بیان فرمایا ہے:

من احْتَبَسَ فرسًا في سبيل الله، إيمانًا بالله، وتصديقًا بوعده، فَإِنَّ شِبَعَهُ وَرِيَّهُ وَرَوْثَهُ وَبَوْلَه في ميزانه يوم القيامة[24]

ترجمہ: "جس شخص نے اللہ پر ایمان رکھتے ہوئے اور اس کے وعدے کی تصدیق کرتے ہوئے اللہ کی راہ میں گھوڑا پالا، تو یقیناً اس (گھوڑے) کا چارہ، اس کا پانی، اس کی لید اور اس کا پیشاب قیامت والے دن اس کے پلڑے میں ہوں گے"۔

آپ ﷺ نے گھوڑا رکھنے کے مندرجہ ذیل مقاصد بیان فرمائے ہیں:

الْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَطَالَ فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا ذَلِكَ مِنْ الْمَرْجِ أَوْ الرَّوْضَةِ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٍ وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ أَرْوَاثُهَا وَآثَارُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَسْقِيَهَا كَانَ ذَلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِئَاءً وَنِوَاءً لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ وِزْرٌ عَلَى ذَلِكَ [25]

ترجمہ: "گھوڑے تین قسم کے ہوتے ہیں، بعض کے لیے ثواب، بعض کے لیے باعث تحفظ، بعض کے لیے وبال۔ باعث ثواب تو وہ گھوڑے ہیں؛ جنھیں آدمی راہ خدا میں استعمال کرنے کے لیے تیار رکھتا ہے۔ ایسے گھوڑے اپنے پیٹ میں جو کچھ بھی اتارتے ہیں، اللہ تعالیٰ اس کے عوض مالک کے لیے ثواب لکھ دیتا ہے.... اور باعث تحفظ وہ گھوڑے ہیں جنھیں آدمی اپنی عزت کو برقرار رکھنے اور اللہ کی نعمت کے اظہار کے لیے رکھتا ہے اور گھوڑے کی پشت اور شکم سے متعلق جو حقوق وابستہ ہیں، انھیں فراموش

نہیں کرتا۔ خواہ تنگی ہو یا فراخی اور باعثِ وبال وہ گھوڑے ہیں، جنھیں مالک نے ریا، غرور، تکبر اور اترانے کے لیے رکھا ہو، ایسے گھوڑے مالک کے لیے وبال ہیں"۔

آپ ﷺ نے گھوڑ دوڑ میں مہارت حاصل کرنے کے لئے گھوڑدوڑ کی اجازت دی تھی اور اپنے گھوڑ دوڑ کے مقابلے بھی کروائے تھے جیسا کہ روایت ہے:

سَابَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْخَيْلِ فَأُرْسِلَتْ الَّتِي ضُمِّرَتْ مِنْهَا وَأَمَدُهَا إِلَى الْحَفْيَاءِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ وَالَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ أَمَدُهَا ثَنِيَّةُ الْوَدَاعِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ كَانَ فِيمَنْ سَابَقَ[26]

ترجمہ: "کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان گھوڑوں کی جنھیں (جہاد کے لیے) تیار کیا گیا تھا مقام حفیاء سے دوڑ کرائی، اس دوڑ کی حد ثنیۃ الوداع تھی اور جو گھوڑے ابھی تیار نہیں ہوئے تھے ان کی دوڑ ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک کرائی۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اس گھوڑ دوڑ میں شرکت کی تھی"۔

7۔ برچھیوں کے ساتھ کھیلنا (تلوار بازی)

برچھیوں کے ساتھ کھیلنا عہد نبوی ﷺ کا ایک مستحسن کھیل تھا۔ خوشی کے موقع پر اس کھیل کا مظاہرہ کیا جاتا تھا آپ ﷺ نے جب ہجرت کے بعد پہلی بار مدینہ میں داخل ہوئے تو اس کھیل کا مظاہرہ کیا گیا۔

لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ لَعِبَتْ الْحَبَشَةُ لِقُدُومِهِ فَرَحًا بِذَلِكَ لَعِبُوا بِحِرَابِهِمْ[27]

ترجمہ: "کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینے آئے تو حبشی آپ ﷺ کی آمد پر خوش ہو کر خوب کھیلے اور اپنی برچھیاں لے کر کھیلے"۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں:

رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَسْتُرُنِي وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ[28]

ترجمہ: "کہ میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو پردہ میں رکھے ہوئے ہیں اور میں حبشیوں کو دیکھ رہی تھی جو نیزوں کا کھیل مسجد میں کر رہے تھے"۔

ناپسندیدہ کھیل:

عہد نبوی ﷺ میں آپ ﷺ نے کچھ کھیلوں سے منع فرمایا۔ جو مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ نرد

آپ ﷺ نے نرد یعنی چوسر کھیلنے سے سختی سے منع فرمایا: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِيرِ فَكَأَنَّمَا صَبَغَ يَدَهُ فِي لَحْمِ خِنْزِيرٍ وَدَمِهِ[29]

ترجمہ: "جس نے نردشیر کا کھیل کھیلا، تو گویا اس نے اپنے ہاتھ خنزیر کے گوشت اور خون سے رنگ لیے"۔

ایک اور جگہ میں آپ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ[30]

ترجمہ: "کہ جس نے نرد یعنی چوسر کھیلا اس نے اللہ اور رسول ﷺ کی نافرمانی کی"۔

2۔ جوا

اللہ تعالی نے جوا کھیلنے کو حرام قرار دیا۔ اسلام میں جوا کھیلنے سے منع کیا گیا ہے۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ [31]

ترجمہ: "اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور فال کے تیر سب شیطان کے گندے کام ہیں سو ان سے بچتے رہو تاکہ تم نجات پاؤ"۔

3۔ کبوتر بازی

آپ ﷺ نے کبوتر بازی سے منع فرمایا: آپ ﷺ نے ایک آدمی کو کبوتر کے پیچھے دوڑتے ہوئے دیکھا تو ارشاد فرمایا:

شَيْطَانٌ يَتْبَعُ شَيْطَانَةً [32]

ترجمہ: "کہ ایک شیطان دوسرے شیطان کے پیچھے دوڑا جا رہا ہے"۔

4۔ جانور لڑانا

آپ ﷺ نے ہر طرح سے جانوروں کو آپس میں لڑانے کی منع فرمایا ہے، چاہے مرغیوں کو لڑایا جائے یا بٹیر کو یا مینڈھے کو جس کے لڑانے کا معاشرے میں عام رواج ہے، یا کسی اور جانور کو لڑایا جائے۔

نَهٰى رسولُ اللهِ ﷺ عَنِ التَّحْرِيْشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ[33]

ترجمہ: "آپ ﷺ نے جانوروں کو ایک دوسرے کے خلاف جوش دلانے سے منع

فرمایا ہے"۔

نتائج

کھیلوں کا انسانوں کی زندگی میں اہم مقام حاصل ہے۔ کھیلوں سے انسان کو جسمانی قوت حاصل ہوتی ہے۔ کھیل انسان کی صحت کے لئے بہت ضروری ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے مختلف اوقات میں مختلف طبقات و افراد کو تیر اندازی، شہسواری، تلوار بازی، نیزہ بازی، حربہ انگیزی اور دوسرے کھیلوں کی ہمت افزائی کی اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ان کے حصول اور کمال پر ترغیب بھی دلائی۔ عہد نبوی ﷺ میں بہت سے کھیلوں کی اجازت تھی اور بہت سے کھیل اس دور میں کھیلے جاتے تھے۔ آپ ﷺ نے بہت سے کھیلوں کی حوصلہ افزائی کی۔ آپ ﷺ نے بہت سے کھیلوں سے منع فرمایا کیونکہ وہ دوسروں کے لئے نقصان دہ تھے اور ان کے برے نتائج برآمد ہوتے تھے۔

حواشی و حوالہ جات

[1] القرآن،8/60

Al Quran, 8/60

2 القرآن،2/247

Al Quran, 2/247

3 نیشاپوری، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم،(موقع الاسلام)،کتاب القدر، باب فی امر بالقوۃ، حدیث نمبر:4816،13/142

Nishapori,Muslim Bin Hijjaj ,Sahih Muslim ,(Moqa ul Islam),kitab al Qadar, bab fi amar bilquwat,hadith number:4816,13/142

4 جنتور کر، کھیلوں کی شرعی حیثیت، ترجمہ و تلخیص: مبصر الرحمن قاسمی،(محدث فورم،10 اپریل،2015)

Jinatwarkar, Khelo ki shari hesiat, Tarjamah: mubasir ur Rahman qasmi Muhaddith Foram, 10 April 2015.

5 القرآن،24/31

Al Quran, 24/31

6 القرآن،9/71

Al Quran, 9/71

7 القرآن،2/195

Al Quran, 2/195

[8] ابن ماجہ ، أبو عبد اللہ محمد بن یزید القزوینی ،**السنن**،(موقع الإسلام)،کتاب الاحکام، باب مَنْ بَنَى فِي حَقِّهِ مَا يَضُرُّ بِجَارِهِ، حدیث نمبر:2331، 143/7

Ibn Majah, Abu Abdullah Muhammad bin yazid al qazwini ,As Sunan, (Moqa ul Islam), Kiatab al Ahkam ,bab man bana fi haqihi,Hadith Number;2331,7/143

9 الترمذی، أبو عیسی، **سنن**، (موقع الاسلام)، کتاب الاستئذان والآداب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب ما جاء في کراهية إشارة اليد بالسلام، حدیث نمبر: 2331، 9/317

Tirmazi, Abu Esa , Sunan,(Moqa ul Islam), Kiatab al istizan wal Adab un Rasool il Allah PBUH ,bab ma jaah fi karahiat,Hadith Number;2331,9/317

10 القرآن، 44/38

Al Quran, 44/38

11 ابن ماجہ ، أبو عبد اللہ محمد بن یزید القزوینی ، **السنن**، کتاب الادب، باب اللعب بالحمام، حدیث نمبر: 3754، 11/198

Ibn Majah, Abu Abdullah Muhammad bin yazid al qazwini ,Sunan,, Kiatab al Adab ,bab al layib bil hammam,Hadith Number;3754,11/198

12 جنتورکر، **کھیلوں کی شرعی حیثیت**۔

Jinatwarkar, Khelo ki shari hesiat

13 البخاری، أبو عبد اللہ محمد بن إسماعیل، **صحیح بخاری**، تحقیق: محمد زہیر بن ناصر، (دار طوق النجاة، الطبعة الأولی 1422ء) کتاب الجہاد والسیر، باب التحریض علی الرمي، حدیث نمبر: 2899، 7/381

Al Bukhari, Abu Abdullah Muhammad Bin Ismail, Sahih Bukhari ,Tehqiq: Muhammad Zaheer bin Nasir,(Dar Touq ul Nijat, 1st edition,1422) kitab al Jihad wa alseer, bab al tehreez ala alrama, ,hadith number:2899,7/38

14 نیشاپوری، مسلم بن حجاج، **صحیح مسلم**، کتاب الامارہ، باب فضل الرمی، حدیث نمبر: 3541، 10/32

Nishapori,Muslim Bin Hijjaj ,Sahih Muslim ,kitab al Imarah, bab Fazal al rama,hadith number:3541,10/32

15 أبو داود، سلیمان بن الأشعث السجستانی، **السنن**، (موقع الإسلام)، کتاب الجہاد، باب فی الرمی، حدیث نمبر 2152، 7/34

Abu Dawud ,Sulayman bin al-Ash'ath as-Sijistani, Sunan,(Moqa ul Islam), Kiatab al Jihad ,bab Fi al Rama,Hadith Number;2152,7/34

16 علاء الدین، علی المتقی بن حسام الدین، **کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال**، تحقیق: بکری حیانی، (مؤسسہ الرسالہ، الطبعہ الخامسہ، 1981ء)، کتاب اللھو واللعب، 15/211

Alauddin ,Ali Muttaqi bin Hissam Uddin , Kanz al-Ummal Fee Sunan al-Aqwal wa al-Af'al,Kitab al lahv wa layib, Tehqiq:Bikri Hayyani,Mussat ul Risalah,5th edition,1981, 15/211

17 ایضاً، 15/224

Ibad,15/224

18 ایضاً، 15/224

Ibid,15/224

19 أبو داود، سلیمان بن الأشعث السجستانی، السنن، کتاب الجہاد، باب فِي السَّبَقِ عَلَى الرِّجْلِ، حدیث نمبر 2214، 7/140

Abu Dawud ,Sulayman bin al-Ash'ath as-Sijistani, Sunan , Kiatab al Jihad ,bab Fi al sabaqe ala al Rijal,Hadith Number;2214,7/140

20 علاء الدین، علی المتقی بن حسام الدین، کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال، کتاب مباح اللھو، 15/211

Alauddin ,Ali Muttaqi bin Hissam Uddin , Kanz al-Ummal Fee Sunan al-Aqwal wa al-Af'al, ,Kitab Mubah al lahv,15/211

21 ایضا، 15/211

Ibid,15/211

22 الشوکانی، محمد بن علی بن محمد بن عبد اللہ ، نیل الأوطار، (موقع الاسلام)، کتاب الجہاد والسیر، باب مَا جَاءَ فِي الْمُسَابَقَةِ عَلَى الْأَقْدَامِ، 12/411

al Shukani , Muhammad bin Ali bin Muhammad bin Abdullah, Neel-ul-autar, (Moqa ul Islam),Kitab al Jihad wa al Seer,bab ma Jaa fi al musabiqa, 12/411

23 البخاری، أبو عبد اللہ محمد بن إسماعیل، صحیح بخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب نَاقَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حدیث نمبر: 2872، 7/337

Al Bukhari, Abu Abdullah Muhammad Bin Ismail, Sahih Bukhari , kitab al Jihad wa alseer, bab Naqat e al Nabi PBUH, ,hadith number:2872,7/337

24 ایضا، کتاب الجہاد والسیر، باب مَنْ احْتَبَسَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، حدیث نمبر: 2853، 7/304

Ibid , kitab al Jihad wa alseer, bab man ahtasaba farasa, ,hadith number:2853,7/304

25 ایضا، کتاب الجہاد والسیر، باب الْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ، حدیث نمبر: 2648، 9/465

Ibid, kitab al Jihad wa alseer, bab Al khal o lisalasha, ,hadith number:2648,9/465

26 ایضا، کتاب الجہاد والسیر، باب غَايَةِ السَّبَقِ لِلْخَيْلِ الْمُضَمَّرَةِ ، حدیث نمبر: 7336، 18/325

Ibid, kitab al Jihad wa alseer, bab Ghat e sabaq lil khil, ,hadith number:7336,18/325

27 أبو داود، سلیمان بن الأشعث السجستانی، السنن، کتاب الآداب، باب فِي النَّهْيِ عَنِ الْغِنَاءِ، حدیث نمبر 4277، 13/83

Abu Dawud ,Sulayman bin al-Ash'ath as-Sijistani, As Sunan , Kiatab al aadab ,bab Fi al nahi un al ghinna,Hadith Number;4277,13/83

28 البخاری، أبو عبد اللہ محمد بن إسماعیل، صحیح بخاری، کتاب الجمعہ، باب إِذَا فَاتَهُ الْعِيدُ، حدیث نمبر: 988، 2/402

Al Bukhari, Abu Abdullah Muhammad Bin Ismail, Sahih Bukhari , kitab al Jumah, bab iza fatah ul Eid ,hadith number:988, 2/402

29 نیشاپوری، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، کتاب الشعر، باب تَحْرِيمِ اللَّعِبِ، حدیث نمبر: 4194، 11/345

Nishapori,Muslim Bin Hijjaj ,Sahih Muslim,kitab al sher, bab tehreem e layib,hadith number:4194,11/345

30 أبو داود، سلیمان بن الأشعث السجستانی، السنن، کتاب الآداب، باب فِي النَّهْيِ عَنِ اللعب، حدیث نمبر 4287، 13/98

Abu Dawud ,Sulayman bin al-Ash'ath as-Sijistani, As Sunan , Kiatab al aadab ,bab Fi al nahi un al layib,Hadith Number;4287,13/98

[31] القرآن، 5/90

Al Quran, 5/90

[32] اَبو داود، سلیمان بن الاَشعث السجستانی، **السنن**، کتاب الآداب، باب فِي اللَّعِبِ بِالْحَمَامِ، حدیث نمبر4289، 13/101

Abu Dawud ,Sulayman bin al-Ash'ath as-Sijistani, As Sunan , Kiatab al aadab ,bab Fi layib bil hamam,Hadith Number;4289,13/101

[33] ایضا، کتاب الجہاد، باب فِي التَّحْرِيشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ، حدیث نمبر2199، 7/113

Ibid, Kiatab al Jihad ,bab Fi al tehrish ban ul bhayim,Hadith Number;2199,7/113